پروفیسر افضال احمد انور (فیصل آباد)

تھی تجھے میرِ اُحد سے خاص نسبت شاہ جی

تونے کی اسلام کی بے لوث خدمت شاہ جی
باغ حق کو تونے دی اک تازہ رنگت شاہ جی

تو تھا وہ درویش جس کے دم سے طاری ہی رہی
کاخ انگلستان پہ لرزہ خیز ہیبت شاہ جی

گولڑہ کے پیر(ا) کامل کی دعا کا ہے صلہ
تیری پُر تاثیر جوشیلی خطابت شاہ جی

ساحران فن پہ تھا جادو تری تقریر کا
تجھ پہ نازاں تھی بلاغت کی کرامت شاہ جی

پیکر اخلاص تھی کذب و ریا سے پاک تھی
تیری سیرت شاہ جی، تیری بصیرت شاہ جی

قید و بند روح فرساء اختلاف سخت سے
بے نیاز غم رہی تیری سیاست شاہ جی

جور افرنگی رہا نے ہند کے سرمایہ دار
رہ گئی قائم تری دل پر حکومت شاہ جی

تھا ترا ہر سانس پیغام جہادِ راہ دیں،
تھی تجھے میرِ احد سے خاص نسبت شاہ جی

حضرت پیر مہر علی شاہ قدس سرہ۔ شاہ جی کے مرشدِ اول

اللہ اللہ حفظِ ناموسِ نبی کی بخششیں
بن گیا اک گلبدن فولاد سیرت شاہ جی

باغیٔ ختمِ نبوت محو سازش پھر ہوا
پھر مسلمانوں کو ہے تیری ضرورت شاہ جی

اے عطائے کبریا، عشقِ نبی سے تو ہوا
مردِ حر، پیرِ صفا، میرِ شریعت، شاہ جی

اس کی عظمت، اس کی رفعت، اس کی شوکت کو سلام
جس کو انور کہہ رہی ہے ساری ملت شاہ جی

مجاہدینِ آزادی

جن کے عزم و عمل نے سیاسی گزر گاہوں میں اسلام کی عظمت کے چراغ روشن کر کے قوم کو آزادی کی منزل تک پہنچایا۔

بالاخر وہی لوگ قوم کے قہر و غضب کا شکار ہو گئے۔ ان پر ہر وہ جھوٹ بولا اور ہر وہ افترا باندھا گیا جسے سن کر

مہر و وفا کانپے زمین لرزی فلک تھرا گیا

ان کی قربانیاں چِتا کی راکھ ہو گئیں
ان کی استقامت پر تبریٰ تولا گیا
ان کی عظمت کو داغدار کرنے کی کوششیں کی گئیں
ان کی ہڈیوں کو سوکھی لکڑی کی طرح جلا دیا گیا

دجل و دروغ کی سیاست گاہ میں ان کی آواز اس صدا کی طرح ہو گئی جو صحراؤں میں بلند ہو کر ریت کے تودوں میں اتر جاتی ہے۔ وہ لوگ احساسات کی قبر میں لیٹ گئے اور ان کی جگہ ایسے افراد نے لے لی جنھوں نے شہیدوں اور مجاہدوں کے خون کو غازہ اور ہڈیوں کو سہرے کا پھول بنا لیا جہاں تک کہ مجاہدین آزادی کے وجود کا چراغ گل ہو گیا اور ان کی جگہ سیاسی مجاور آگئے جو آج بھی غلامی کا کاسہ گدائی لئے پھرتے ہیں۔

قائد احرار، جانشین امیر شریعت سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری